

منشور محمدی

۱۳۱۰ھ

بگلو

منشور سلطان بہم محتاج بناتم با خاتم و محمد آمدہ منشور محمدی توتیت بلا توتیہ انجیل بہ انجیل پگویان صفت و سیرت مبرور محمد

منبر مطبوعہ ۵ ربیع الاول ۱۳۱۰ ہجری روز شنبہ جلد ۱۹

یہ اخبار عشرہ وار بمضامین ترویج مذہب عیسوی چھپتا ہے قیمت سالانہ ۵ روپیہ یعنی پیشگی بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آئی چاہے

قبول اسلام

(حیدر آباد وکن میں)

انجمن تبلیغ کے ذریعہ جو لوگ نئے مسلمان ہوئے ان کی تعداد ۲۴۳ کو بیچ چکی ہے۔ ایک برہمن علاقہ رزیڈنسی میں مشرف باسلام ہوا اور کوتوال صاحب علاقہ رزیڈنسی کے زیر سایہ عاطفت ہے۔

(اجمیر میں)

جمہ کے روز جامع مسجد میں ایک عورت اور ایک مرد اسلام سے مشرف ہوئے اور مجمع عام میں اظہار کیا کہ بغیر کسی دباؤ اور ترغیب کے انھوں نے اسلام قبول کیا ہے۔

(میٹاپالم میں)

ایک ہندو مشرف باسلام ہوا۔ نام عبدالغفور رکھا گیا ن۔ ا۔ ع۔ ل۔ از میٹاپالم۔

(موضع ہنڈال علاقہ کلا نوری میں)

ایک ہندو نے دین اسلام قبول کیا۔ مخبر صادق۔

ساتھ ہزار نو مسلم

ہمکنہایت معتبر طور سے معلوم ہوا ہے کہ اس وقت ساٹھ ہزار نو مسلم جنھوں نے ممالک غیر میں دین اسلام قبول کیا ہے اپنے ملکوں اور وطنوں سے ہجرت کر کے حضرت سلطان المعظم روم خلد اللہ ملکہ کی دولت ابد صولت میں وارد ہوئے ہیں اور اسی شاہنشاہ اسلام نپاہ کے سایہ بلند پایہ میں رہنا اختیار کیا ہے۔ چنانچہ ان کی رہائش اور معیشت وغیرہ کے حوائج ضروری کے لئے شاہنشاہی فرمان صادر ہوا ہے کہ ایک بڑا دارالبحرہ تیار کیا جاوے جسکی درستی وغیرہ کے واسطے مصارف کثیر درکار ہوں گے حضرت سلطان المعظم نے اپنی جیب خاص سے پچیس ہزار پونڈ (چار لاکھ روپیہ) عنایت فرما دیں اور نیز اپنی مملکت اور ممالک غیر کے باشندگان اہل اسلام کو یہی اس کار خیر میں شریک ہونے کے واسطے ارشاد فرمایا ہے۔ چنانچہ جا بجا اس دولت علیہ کے سفیروں کے

امید ہے کہ ہمارے ہمعصر جو قومی معاملات پر توجہ کرتے
ہیں ہمارے اس استدعا کے شایع کرنے اور ثواب اور
نیکی کے حاصل کرنے میں دریغ نہ کریں گے۔ س۔ م۔
مولوی حسن علی صاحب اور یتیم
خانہ بنگلور

مولوی حسن علی صاحب بھی اسلام کی اشاعت و حمایت
اہل اسلام کی بیہودی و نفرت کے خیال میں عجب طرح کے
مستند ثابت قدم اور کمر بستہ آدمی ہیں کہ جہاں کہیں
ان باتوں کے حصول کی امید اور توقع ہو جاتی ہے
تو نہ آپ کو مفارقت اہل و عیال کا خیال ہوتا ہے نہ
غربت و وطن کا اندیشہ نہ سفر نامے دور و دراز کے کڑے
مصائب کے جیلے سے پس و پیش۔ آپ کی مساعی جمیلہ سے
مسلمانوں کی افادہ اور اصلاح اور بیہودی کے خیال
سے مختلف مقامات میں انجمنین یتیم خانے اور دیگر فائدہ
قوم و مؤندین امور کا قیام ہوا۔ آپ کی بنگلور میں
تشریف آوری بھی اہل بنگلور کے لئے نہایت باعث خیر
برکت ہوئی۔ خواص کا تو ذکر نہیں عامۃ اہل بنگلور کا
یہ حال تھا کہ قومی ہمدردی سے بے مس غمخواری خون
مسلمین سے بے بہرہ تھے مگر آپ کے خیر خواہانہ مواعظ اور
مصلحانہ نضاع نے تو ان باتوں کا ایک عمومی جوش
سب کے دلوں میں پیدا کر دیا اور ہر کہ و مہ کی دماغ
میں قوم کی محبت اور اصلاح معاد و معاش مسلمین کی
اگ بھڑ کا دی۔ آپ کا بنگلور میں دو دفعہ آنا ہوا
پہلے دفعہ تو وہ ۱۹۰۹ء کے اخیر میں جبکہ قریب و وسایل
کا عرصہ ہوتا ہے آئے تھے جبکہ آپکا وعظ بنگلور کے سارے

ذریعے سے چندے ہو رہے ہیں اور امید ہے کہ مسلمانوں
کی دینی حمیت اور غیرت اور واسطہ اسلامی اخوت اور
ہمت اور مسلمانوں کو اس مبارک گروہ کی حتی الوسع
امداد کرنے پر اور حضرت سلطان المعظم کے اس بزرگ
ارشاد کو بجالانے کے واسطے براہ کھنڈہ کریں گی۔

و حقیقت یہ کہ ایک ایسے کار خیر کے طرف مسلمانوں کو
متوجہ اور راغب کرنے کے واسطے جس کے ثواب عظیم اور
فضائل کو ہر ایک مسلمان بخوبی جانتا ہے سفارش کرنے
کی ضرورت نہیں ہے جو لوگ اشاعت اسلام کے اور دین
حق کی ترویج اور توسیع کے حامی اور دلدادہ ہیں ان
کے واسطے اس سے بہتر کوئی موقع اپنی ہمت اور حوصلہ
دہلنے کا اور ایک ایسے بڑے نیکی کے کام میں شریک
ہونے کا نہیں ہو سکتا کہ اس عظیم جماعت کی ضروریات
کے تہیہ میں جن سے اپنے ہم مذہبوں کی برادری اور
اخوت کی کشش نے اپنے عزیز وطنوں کو چھوڑا کہ حضرت
سلطان المعظم کے سایہ ابد پایہ میں بسر کر نیکی تر غیب
دی ہے امداد دین۔ سندھ اور بمبئی کے مسلمان اس
بزرگ کام میں اپنی دلی فیاضی اور نیکی کا ثبوت دینے
لگے ہیں اور ہم کو امید ہے کہ دوسرے ممالک ہندوستان
کے مسلمان ان سے پیچھے نہ رہیں گے۔

جن لوگوں کو چندہ پہنچا ہو وہ جنرل کونسل ٹرکی جو
بمبئی میں رہتے ہیں یا جناب خان بہادر حسن علی افندی
ٹرکس کونسل کراچی کی خدمت میں بھیجیں یا ضابطہ رسید
ان کے پاس پہنچ جائیں گی۔

ہم اسکے متعلق وقتاً فوقتاً حالات لکھتے رہیں گے اور ہر

بڑے مساجد میں ہوا اور جبکہ ذریعہ آپ گویا قومی محبت کی تخم ریزی کر کے گئے تھے۔ اب سدقہ مولوی صاحب موصوف کو یہاں کے میمنوں نے اپنے ایک خاص قومی مدرسہ کی افتتاح کی غرض سے بلایا۔ اب بھی وہی مجالس عظمیٰ و بیعت گرم ہے۔ یہ مولوی صاحب کی خلوص نیت کا نتیجہ ہے کہ بنگلور میں یتیم خانہ قائم ہوا اور نہ کسکو امید اور یقین تھا کہ ہمارے اس شہر میں بھی یتیم خانہ قائم ہوگا۔

گو آپ کی اس تجویز کی بعض نیک نہاد اور شریف النفس آدمی سدراہ اور مغل ہوئے مگر عداوت و دشواری سبب خیر گرخا خواہد۔ جس قدر خلل اندازی کی کوشش انہوں نے کی سخت اور ذلت ہی نصیب ہوتی گئی اور مولوی صاحب اپنے ارادوں میں کامیاب ہی کامیاب ہوئے۔

۱۱ ستمبر ۱۹۲۷ء کو مولوی صاحب نے ایک انگریزی لکچر میونسپل ہال میں نیامی کی تائید پر دیا اور ۱۲ ستمبر ۱۹۲۷ء کو ایک بڑا جلسہ کر کے یتیم خانہ کا افتتاح فرمایا۔ پوری کیفیت انشاء اللہ بالتفصیل کسی آئندہ پرچہ میں تحریر ہوگی۔

سیف یوسفی و ترس یوسفی

جناب حاجی یوسف صالح صاحب پلو کے نام نامی سے ناظرین نا آشنا نہیں ہیں آپ کی دینی حمایت و جوش اور عالی ہمتی کا حال تو معلوم ہی ہے۔ منشور محمدی کے از سر نو اجراء اور اشاعت میں جو معمول سے زیادہ ہمت آپ نے دکھائی وہ افسانہ کہن نہیں بلکہ حال کی بات اور بالکل تازہ واقعہ ہے۔ جلا وہ اسکے کہ آپ کو دین کی تائید اور اشاعت میں مالی اعانت سے دریغ نہیں ہوتا اپنے زور قلم اور تصانیف سے بھی دین کی اعانت

مین سعی بلیغ فرمایا کرتے ہیں۔ لطف یہ کہ مختلف زبانوں میں آپ کو دست گاہ حاصل ہے۔ دعوت الاسلام اور تحریف پیل زبان اردو میں تصنیف کر کے اپنے کچھ عرصہ کے قبل مفت تقسیم فرمایا تھا پھر پروف آف محمدی وی ہوئی پیل انگریزی میں تالیف کر کے بلا قیمت شائع کیا۔ اب حال میں مورس مشن کے ایک پادری بلک بورن اور ان کے حواریوں نے مسلمانوں سے سوالوں کا جواب طلب کیا تھا اسکا جواب حاجی صاحب نے سیف یوسفی میں دیکر نبوت یسوع مصلوب پر چند اعتراض کئے ہیں جو فی الحقیقت لا جواب ہیں۔

اسکا جواب بھی ایک عیسائی عبد الواحد نے تحفۃ المصنفین نام لکھا ہے مگر سچے پوچھے تو مشن کی نوکری کے بجا آوری کے خیال سے ادھر ادھر کی بے تکلی اور بے جوڑ باتیں دھر گھسیٹے ہیں اسکا جواب بھی حاجی صاحب نے بنام ترس یوسفی نہایت مدلل لکھا ہے۔ یہ دونوں کتابیں سیف یوسفی اور ترس یوسفی زبان اردو اور گجراتی میں تصنیف کئے گئے ہیں اور سب معمول بلا قیمت تقسیم کئے جا رہے ہیں۔

جن صاحبوں کو ضرورت ہو دو دنوں کتابوں کے لئے آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیج کر جناب حاجی یوسف صالح صاحب پو محلہ لیمر اوی را اندیر مقل سورت کے پتہ سے طلب فرمائیں۔

مشریوں کے شر و فساد

عیسائی مشریوں سے جو دنیا کو تہذیب سکھانے اور دین کی تلقین کرنے کے ادعاے باطل سے مختلف ملکوں میں سفر کرتے ہیں عجب فتنہ و فساد برپا ہوتے ہیں اور ترقی میں ان کے کرتوتوں سے فساد عظیم برپا ہو گیا تھا اور

قرب قیامت

بالفعل یورپ میں فلاسفہ کی تحقیقات اس طرف متوجہ ہوئی ہے کہ آفتاب میں حرارت کم ہوتی جاتی ہے اور آفتاب میں حرارت گیس ایک کروڑ اسی لاکھ برس کے لئے کافی ہتی اس میں آفتاب چار خیمہ حرارت صرف کر چکا پس حساب سے موجودہ طاقت اس کی پچیس لاکھ سال اور رہ سکتی ہے پس اس اظہر من الشمس ثابت ہوا کہ اسکے بعد یہ سلسلہ عالم منتهی ہو جاوے گا اور اذالہ الشمس کورت کا مضمون صادق آجاوے گا اور وہی قیامت ہے۔

قضیدہ در باب حالت اسلام

مسلمانو مختاری حیثیت سے نرالی ہے

نہ خامہ ہی نہ نامہ ہے نہ کمر پائی نہ جالی ہے
نہ دنیا کے فنون میں کچھ ترقی تم نے پیدا کی
علوم دین تم سے بدترین از خستہ حالی ہے
نہ کچھ بہت رہی تم میں نہ کچھ غیرت رہی تم میں
جو دولت تھی وہ غیروں کے در دولت پہ جالی ہے
نہ اب تہذیب تم میں اب تہذیب تم میں
عدم کی راہ سب خوبی نے اب سید ہی نکالی ہے
مہذب قوم جو نامی ہے اب دنیا میں ای پیارو
تمہارا باپ داؤد کی وہ آغوشوں کی پالی ہے
جہان میں جملہ علم و فن کی جزا میں صنعت حاصل
بزرگوں کے تمہارے یکفہم بنیاد ڈالی ہے
کیا برباد سب ناموس ابائی کو ہے تم نے
نہ وہ باریک بینی ہی نہ وہ نازک خیالی ہے

بزار ما جانین اس فتنہ کے نذر ہوین۔ کچھ عرصہ ہوا کہ چین میں انہیں کی بدولت بڑے بڑے سلطنتوں میں جنگ کی ٹھن گئی تھی۔ اب ان کے کارستانیوں عاجز آکر فرانس نے انگلستان کو لکھا ہے کہ اپنے پادریوں کو البحر یا میں جانے سے روکنے۔ ان کے وعظوں سے ومان کی سلامی رعایا پر جوش ہوتی ہے۔

تحریف قرآن شریف

متعصب عیسائی اخباروں نے آجکل ایک عجیب حیرت انگیز خبر شائع کی ہے جسکو خود ہی وہ خبر جھٹلا رہی ہے ”اکس پریس“ اپنے ایک آرمینیا کے نامہ نگار کے ذریعہ سے لکھتا ہے کہ سلطان المعظم عرب کے رئیسوں کے پاس ایک سفارت اس غرض سے بھیجتے ہیں کہ ومان ترمیم شدہ قرآن شریف تقسیم کریں اس قرآن شریف میں اس قسم کی آیتیں بالکل نکال دی ہیں جیسے خدا ظالموں کو دوست نہیں رکھتا۔ غالباً اس اخبار کو عام طور پر یہ بات جتنانی ہے کہ سلطان المعظم اپنی ذات کو خود ظالم سمجھتے ہیں اسلئے وہ اس قسم کی آیتیں قرآن شریف میں سے نکال دالی ہیں۔ خبر نہیں ایسے بہتانوں سے ان متعصب اور بے خبر اخباروں کو کیا حاصل ہوتا ہے جب تک مسلمانوں میں اسلام کی رفق برابر رہی ہو باقی ہے وہ ہرگز قرآن شریف کے ایک زیر وزیر کو زیر وزیر نہیں کر سکتے۔ مان اگر اس نے عیسائی مشنریوں کی کر تو تو ان کو ان کے مقدس کتاب میں دیکھ کر ایک نیک دل مسلمان بادشاہ پر ایسا الزام لگایا تو ممکن ہے۔ اک۔

نہ اسباب تمدن ہی نہ سامان معیشت ہی

نہ قومی جوش باقی ہی نہ خلق بے مثالی ہے
کوئی سستی کوئی شیعہ کوئی صفوی کوئی مرتد

مقلد نامقلد کی عجائب و مہوم ڈالی ہے
لگاتا ایک مادی ایک پرہی کفر کا فتوے

نہ شرم مصطفیٰ باقی نہ خوف ذوالجلالی ہے
پدر کو اپنے بیٹے سے برادر کو برادر سے

کہورت ہی رعونت ہی یہ کیسی بدجنالی ہے
بنایا خوار تم کو اس قدر نا اتفاقی نے

عدو کہنے لگے ہنسکر یہ اسلامی مآلی ہے
تمہارے دین کا شجرہ گیلہ ہے سو کہ اب جڑ سے

نہ نکل باقی نہ غنچہ ہے نہ پتا ہے نہ ڈالی ہے
امارت اور ریاست یک قلم باقی رہی تم سے

نہ وہ عزت رہی باقی نہ شوکت دین الی ہے
پڑے سوتے ہو غفلت میں نہ کرو شک بدلتے ہو

گیالہ قافلہ سارا جرس نے دہوم ڈالی ہے
نہ وہ تم میں فصاحت ہی نہ تقویٰ اور طہارت ہے

نہ ہی علم و عمل تم میں نہ وہ شیریں معالی ہے
عطا کرای خدا اسلام کو پھر شوکت ماضی۔

ترے در پر مرے مولیٰ ترابندہ سوالی ہے
راقم سید غلام مولیٰ عطا از بو ڈاہیری۔

حمد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کون ہے

بلا قامت لات شکست خورد

باعزاز دین اب عزیزی بہ پرو

نہ از لات و عزیزی بر آورد گرد

کہ توریت و انجیل منسوخ کرد

بلاشبہ یہ آسمان و زمین کو نور بخشے والے خدا کا ایک

نورانی رسول ہی جسکو اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا و دینا

والوں پر کفر و ضلالت کے رات کی اندھیری چھا جا کے سجون

کے دلون کو خداوند عظیم الشان کی نورانی توحید سے (جسکے

بدولت انھیں ابدی نجات و ہمیشگی کی نشاط ملنے والی

ہے) بالکل خوابیدہ کر دینے اور واحد حقیقی کے عبادت کے

عوض غیر خدا کو پوجنے کا خواب دیکھنے کے زمانے میں سب

سیاہ دلون کے طرف عموماً اور عرب کے کورسوا دون

کے طرف خصوصاً مبعوث فرما کے یہ حکم کیا کہ ان لوگوں

کے منہ پر جو کفر و شرک کی مست بیندین سورہے ہیں توحید

خالص کا پانی چھڑک کے انہیں ہوشیار کرے اور

مخلوق پرستی کا خواب دیکھنے سے انہیں جگا کے خالق

پرستی کی کامل ہوشیاری بخشنے۔

(۲) یہ وہ نبی عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے جسکی

بنوت کا آفتاب مطلع عرب سے اس جاہ و جلال و

نورانیت و کمال کے ساتھ طلوع کیا کہ ایک ہی دم میں

شب کفر کی گہری تاریکی کو صحنہ جہان سے مٹا دیئے اور

جہانیوں کو غفلت کے گراں خواب سے جگا دینے کے

علاوہ اون کے انگہوں کو ایسا منور اور اون کے دلون

کو ایسا روشن و صاف کر دیا کہ گہری اندھیری کفر کی

انکے انگہوں سے کافور اور ضلالت کی تاریکی ان سے

دلون سے بالکل دور ہو گئی۔

(۳۰) یہ مشکل قدیم خداوند کریم کا وہ رسول قبول رہی جسکو اللہ نے اپنے کلام بے مثال کی برکت سے وہ زبان و رفتان و لسان شیریں بیان عنایت کی تھی کہ ہر ایک ہمتی دامن کا فرد ہر ایک تلخ مزاج مشرک نے جب اس کے نورانی بیان اور اسکے میٹھے میٹھے فقرات اور شیریں کلمات کو سنا تو ایک ہی دم میں اپنے خالی دامن کو فرودین ایمان کے گوبر سے بھر لیا اور ایک ہی آن میں شرک کی تلخ مزاجی کو شیرینی و حلالت توحید سے بدل ڈالی۔

بشارت اثنائہ

یسعیاہ کی کتاب کے باب ۴۲ - فقرہ ۱ - دیکھو میرا بند جسے میں نبھا لیا میرا برگزیدہ جس سے میرا جی راضی ہے میں نے اپنی روح اس پر پھونکی وہ قوموں کے درمیان عدالت جاری کرے گا وہ نہ چلائیگا اور اپنی سدا بلند نکرے گا اور اپنی آواز بازاروں میں نہ سنا دے گا وہ مسلے ہوئے میٹھے کو نہ توڑے گا اور دھکتے ہوئے بٹی کو نہ بچھائے گا وہ عدالت کو جاری کرے گا کہ دایم رہے اور سکا زوال نہ ہوگا اور نہ مسلا یا جاوے گا جب تک راستی کو قائم نہ کرے اور بحری ممالک اور سکی شریعت کی راہ تکمیل - فقرہ ۶ - میں خداوند نے تجھے صداقت کے لئے بلایا میں ہی تیرا ناتھ

کچھ دن کا اوتیری حفاظت کروں گا اور لوگوں کے عہد اور قوموں کے نور کے لئے تجھے دونوں کا کہ تو اندھوں کے انگلیں کھولے اور بند ہوؤں کو قید سے نکالے اور ان کو جو اندھیر میں بیٹھے ہیں قید خانے سے چھڑا دے۔ انتہی۔

اس بشارت کے مظہر جناب نبی عربی حضرت محمد

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی ذات پاک ہے اس بشارت کا بیان نہایت طول و طویل ہے ہم بیان پر مجمل طور سے بیان کرتے ہیں اگر خدا یاری کرے اس حال کی وہ تفصیل کریں گے کہ ہر پتھر کنکر سے غل ہذا البشارۃ لمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اٹھے۔

اس بشارت کے عمدہ مضامین اور انکی مطابقت قرآن مجید سے

یسعیاہ	قرآن مجید
۱ میرا بندہ	سبحان الذی اسر عبده
۲ خدا کا برگزیدہ	کان فضلہ علیک عظیما
۳ خدا نے روح اس پر رکھی	نزلہ روح القدس
۴ قوموں میں عدالت کرے گا	یا منہم بالمعروف
۵ ضعیفوں کو ناتوان کرے گا	بالمؤمنین من ارفحیم
۶ اسکا زوال نہ ہوگا	رسول اللہ وخاتم النبیین
۷ ابد تک راستی قائم کرے گا	الیوم املت لکم دینکم
۸ صداقت سے بلایا	انا ارسلناک بالحق بشیرا
۹ خدا اسکا مددگار ہے	واللہ یصمک من الناس
۱۰ خدا اسکا مددگار ہے	لینصر لک اللہ نصرا کثیرا
۱۱ قوموں کا نور ہوگا	قد اکرم اللہ بنو کتب مبین

اس بیان سے ناظرین پر صاف ثابت ہو چکا کہ یہ بشارت خاص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے بعد حضرت موسیٰ کے کوئی نبی سوائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان صفات سے مبعوث نہوا اس بشارت کے مستحق جناب عیسیٰ مصلوبی ہو نہیں سکتے (۱) یوحنا کی

انجیل کے باب ۱۰ فقرہ ۳ سے ثابت ہے کہ عیسیٰ خدا کے بند تھے۔ (۲) بقول جناب پولوس عیسیٰ کا فعلی ہوتا ثابت ہے۔ **گلمیٹون** باب ۳ فقرہ ۱۳۔ (۳) جناب عیسیٰ نے کسی ایک قوم عدالت نہ کی بلکہ بمقام عدالت انہوں کو چھوڑ دیا یوحنا باب ۸ فقرہ ۳ علاوہ اسکے خود اپنے کہہ دیا کہ میں جہان پر حکم کرنے والا نہیں اس پر حکم کرنے والا اور ایک ہی یوحنا باب ۱۲ فقرہ ۴۷ (۴) عیسیٰ نے چلایا متی باب ۲۷ فقرہ ۵۰ (۵) جناب عیسیٰ خود خائف و بے بس تھے۔ متی باب ۸ فقرہ ۵۔ ۲۰ (۶) عیسیٰ کو زوال ہوا کہ سولی پر چڑھائے گئے **مرقس** باب ۱۵ فقرہ ۲۴۔ (۷) عیسیٰ اپنی شریعت کو زمین پر پوری قائم کرنی تو ایک طرف خود ان کے حواریوں پر جو رسول ہونے کے مدعی تھے عیسیٰ کی پوری راستی ظاہر نہ ہوئی تھی اسقریوتی نے کفر پر رشوت لیکے عیسیٰ کو پکڑا دیا **مرقس** باب ۳ فقرہ ۱۰-۱۸ علاوہ اسکے ایک ان میں چور تھا۔ یوحنا باب ۱۲ فقرہ ۷۔ ایک شیطان تھا۔ متی باب ۱۲ فقرہ ۲۱۔ اور شیطان ان میں گہسا تھا یوحنا باب ۱۳ فقرہ ۲۷-۲۸ (۸) جناب عیسیٰ کے اعتراف و اقرار کے موافق جب وہ خاص بنی اسرائیل کے گھرانے کے لئے مبعوث ہو سکے تھے۔ (متی باب ۱۰ فقرہ ۵۰) تو بحری ممالک ان کی شریعت کی راہ تکنی کوئی بات نہیں بحری ممالک اس بنی پاک کی شریعت کی راہ تکتے تھے جو وہ بھی والیاس و مسیح کے سوا بے انبیا الہ تھا۔ یوحنا باب ۱ فقرہ ۲۱۔ اور جسکے احوال سے بھی نے

دریافت کی تھی متی باب ۱۱ فقرہ ۲۔ (۹) جناب عیسیٰ نے خدا کی توحید کی صداقت ثابت کرنے کے درغوض خود خدا ہونے کا مضمون بیان کیا یوحنا باب ۱۴ فقرہ ۱۰ علاوہ اسکے خدا اپنے سے بزرگی پانی ہی بیان کیا یوحنا باب ۱۳ فقرہ ۱۰ (۱۰) جناب عیسیٰ کا مددگار خدا نہ تھا اگر خدا اسکا مددگار ہوتا تو مجباً قرار یوحنا عیسیٰ سولی پر چڑھنے کے وقت خدا انکے ساتھ ہوتے ہو یوحنا باب ۱۶ فقرہ ۳۲ کیونکہ انکی مدد نہ کی اور کیونکہ عیسیٰ نے کہا کہ ای خدا کیون تو نے مجھے چھوڑ دیا متی باب ۲۷ فقرہ ۴۶ (۱۱) خدا نے جناب عیسیٰ کی حفاظت نہ کی اگر حفاظت کی جاتی تو ضرور عیسیٰ اپنے دشمنوں سے بچے رہتے حالانکہ دشمنوں نے آپ کو بڑی بڑی تکلیفوں سے سولی دی متی باب ۲۷ فقرہ ۲۹ سے (۱۲) جناب عیسیٰ اور قوموں سے عہد لینا تو کجا بلکہ خود اپنے بارہ حواریوں سے عہد نہ لیا اور انہیں راستباز نفرمایا بلکہ وہ ایسے تھے کہ انہیں سے ایک کو شیطان کہا متی باب ۱۶ فقرہ ۲۱۔ اور ایک کو چور۔ یوحنا باب ۱۲ فقرہ ۷ بلکہ ان بارہ کو یہی بے ایمان کیا متی باب ۱۲ فقرہ ۱۹-۲۰ (۱۳) جناب عیسیٰ نے کسی لاوی و فریسی و سامری کی انگلیں نہ کہولین ورنہ وہ اسپر ایمان لاتے بخلاف اسکے عیسیٰ پر نالاش کر کے انہیں سولی پر کھنچا۔ متی باب ۲۷ فقرہ ۱۲-۲۳-۲۴ (۱۴) جب جناب عیسیٰ کو خود مخالفوں کے قید سے چھوٹنے کا موقع ملا تو اوروں کو قید سے چھڑوانے کا کیا معنی بلکہ آپ نے اپنے شاگردوں کو اپنے بعد آفات سہنے کی پیشین گوئی

کی ہے۔ منی و لوقا وغیرہ۔

فقیر سید محمد نظام الدین غازی نقوی۔

ایک ترغیبی مضمون

ایک منثور محمدی کے ہمدرد اور ترقی خواہ نے جنہوں نے موقوفہ
اول کے موقع پر بھی اظہار ہمدردی فرمایا تھا ایک مضمون
مسلمان بیانیوں کی ترغیب اور نادہندوں کی تنبیہ کی
غرض سے بھیج کر درج اخبار کرنے کا ایجا فرمایا ہے ہم اسکو بخیر
فرج کر کے سہارا ان معصروں جنہوں نے منثور محمدی کے بارہ
میں مضامین تحریر فرمائے تھے اور ان سے جواب تک سہاکت
ہیں امید دار ہیں کہ ایک ایک نفع براہ حمایت دینی اپنے اپنے
محائف میں درج فرما کر ہمیں ممنون فرما دیں گے۔

ہم خرمًا و ہم ثواب

ایہا الناظرین اخبار منثور محمدی بنگلہ و ایک قدیم اور
پرانا اخبار ہے۔ اس مرد میدان نے تنہا سینہ سپر ہو کر
توکل علی اللہ مخالفین اسلام سے پوری طور پر مقابلہ کر کے
ہمیشہ معترضین اور مخالفین کو زک دی اور نیچا دکھایا
صدما ضعیف الاعتقادوں کو اپنی خوش تقریری سے فضا
اور خوبیاں اس بن متین کی ثابت کر کے پکا مسلمان بنایا
سیکڑوں گراہوں کو راہ راست اسلام پر لایا۔ اسکی ان
تمام کارگزاریوں کا بار احسان ہم جملہ اہل اسلام ہند کی
گردن پر ہے۔ مقام غور ہے کہ اس اخبار کا یہ کام
کہ شب و روز حفاظت اور حمایت اسلام میں محو رہے
اور ہماری (جواہل اسلام کہلائیں) یہ غفلت کہ قطع
نظر دیگر امداد کے اسکی سالانہ قیمت واجب الادا کو
ہی (جو ایک نہایت قلیل رقم ہے) ادا نہیں کرتے۔

افسوس ہزار افسوس ہماری اسی نادہندی کی بدولت
اس اخبار کی عرصہ دراز تک شاعت مسدود رہی۔
کیونکہ حضرات اہل اسلام حمیت اسلام اسی کا نام ہی کیا
ایسے نیک کاموں کا معاوضہ ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔ انہیں
عمل پر جنت کی امید واری ہی شفاعت رسول کی خواہش
ہی میدان حشر میں کیونکر سرخروئی حاصل کرے گی۔ کس منہ سے
امت نبی رحمۃ للعالمین ہو سیکھا دعویٰ کرے گی کہ غفلت
باز آؤ۔ ہوشیار ہو اب یہی موقع مانتے سے نہیں گیا ہے۔ شکر کا
مقام ہے کہ دوبارہ اس جائزہ اسلام رقم باذن اللہ کہہ کے
محض تائید ایزدی کے بہرہ گہرے ہوا پنا جلد جہان آرا
ہم ہجرت زدوں کو دکھلایا ہے یعنی ہر محرم ۱۳۲۱ ہجری سے
از سر نو اس اخبار کی اشاعت ہوئی۔ چاہئے کہ جملہ اہل اسلام
بجائے گذشتہ توجہ کامل کر کے علاوہ قیمت سالانہ (جسکا ادائیگی
ہم پر عقلاً و نقلاً فرض ہے) درے۔ قدے۔ قلیے۔ سے ہی حسب
حیثیت خود اسکی مدد فرمائیں۔ اور ایسے حاجی اسلام اخبار کے
قیام کو ایسے پر آشوب زمانہ میں ہر طرف مخالفین حملہ آور ہو رہے
ہیں انعام الہی اور تائید غیبی سمجھیں اور اسکی امداد کو ذریعہ
بہبودی کو غنیمت تصور کریں۔ آئندہ اس اخبار کے قیام کی بہتر
تدبیر یہ کہ ہند کے قلم شہروں میں جملہ اہل اسلام ذی مقدار
لوگ فرد فرداً اور متوسط آمدنی کے متعدد اصحاب شامل ہو کر
بشرکت مساوی خریداری اس اخبار کو ہر بار کی فرمائیں اور
قیمت اسکی وقتاً فوقتاً ادا کریں۔ اور حیرت کھانے۔ پینے۔ کپڑے
لے۔ مکان اور دیگر سامان آسائش کی فراہمی میں اتدن
خرچ ہوگا۔ علی ہذا القیاس اسکی قیمت کو بھی مثلاً ان خرچوں کے
مزدوری اور لازمی تصور فرما کے اسکی ادائیگی میں غفلت کو راہ

طبع بھرا اسلام مسکری بنگلہ و بین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔

کوشش زبان عربیہ زینت و رفعت دین۔ بارہ بار اس اسلام کو اس اخبار صدیق شہر کی مدد کی تو تین دفعہ۔ اور بارہ دفعہ مولوی محمد شریف صاحب ہمت اخبار بنگالی زبان کو طاعت اور ادب کے قلم میں روز و خط و نشان کی طرح حمایت اسلام میں بکرم رہے کہ مخالفین اور معترضین اسلام میں بکرم رہے۔ این دعا از من طرز جہان آیین باد۔ را حق ایک باہمی خواہ اسلام